علمی اعتقادی اور تاریخی
مقالات کا مجموعہ
مقالاتِ
شرف قادری
علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
مرتب
محمد عبدالستار طاہر
مکتبۂ قادریہ ۰ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب ---------------- مقالات شرف قادری

تحریر ---------------- شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

ترتیب و تصحیح ---------------- محمد عبدالستار طاہر مسعودی

حروف ساز ---------------- (۱) حافظ نثار احمد قادری

(۲) الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ لاہور فون#7154080

صفحات ---------------- ۵۸۴

طباعت ---------------- محرم الحرام ۱۴۲۸ھ، ۲۰۰۷ء

باہتمام ---------------- حافظ نثار احمد قادری

ناشر ---------------- مکتبہ قادریہ، لاہور

تعداد ---------------- ایک ہزار

قیمت ---------------- 225 روپے

تقسیم کار

مکتبہ قادریہ

محی الدین منزل، داتا دربار مارکیٹ، لاہور

فون نمبر 7226193

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شریعت بل ـــــ کمزور پہلو

① شق نمبر 1 دفعہ نمبر 5 غیر مسلموں کی آزادی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

غیر مسلموں کے لئے دعھم وما یدینون کے مطابق آزادی ہے کہ وہ اسلامی ریاست میں اپنے دین کے احکام پر عمل کریں۔لیکن معاملات اور عقوبات کے سلسلے میں اسلامی جج کی طرف رجوع کریں گے تو ان کا فیصلہ اسلامی احکام کے مطابق کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فاحکم بینھم بماانزل اللّٰہ (۵/۴۸) مائدہ

اسلامی ریاست میں ان کے لئے اتنی آزادی نہیں ہوگی کہ وہ جہاں چاہیں گرجے اور کلیسے تعمیر کرتے رہیں،ان پر پابندی ہوگی کہ وہ اپنے علاقے میں عبادت گاہیں اور تعلیمی مراکز قائم کریں۔جہاں مسلمانوں کے بچوں کے داخلے پر پابندی ہو۔

نیز ان پر پابندی ہو کہ وہ مسلمانوں کو مرتد بنانے کی جسارت نہ کریں،قیام پاکستان سے اب تک لاکھوں مسلمانوں کو طرح طرح کے لالچ دے کر مرتد کیا جاچکا ہے۔ اور مسلمان بچوں میں غیر مسلموں کا لٹریچر کھلے بندوں تقسیم کیا جارہا ہے۔

② شق نمبر 2 میں قرآن وسنت کی تشریح کے لئے واضح الفاظ میں اجماع امت یعنی ائمہ مجتہدین کے اجماع کا ذکر کیا جائے۔

③ دفعہ نمبر 3 سیاسی نظام

فقہ حنفی کو پبلک لاء کے طور پر نافذ کیا جائے،کیونکہ پاکستان کے مسلمانوں کی اکثریت فقہ حنفی پر عمل پیرا ہے،ایران میں فقہ جعفری کے مطابق قانون نافذ ہے،حالانکہ وہاں بڑی تعداد میں اہل سنت وجماعت موجود ہیں،تو کوئی وجہ نہیں کہ پاکستان میں اکثریت کے مطابق قانون نافذ نہ کیا جائے،فقہ حنفی وہ مجموعۂ قوانین ہے جو سینکڑوں سال

تک اسلامی ریاستوں میں میں پبلک لاء کے طور پر نافذ رہا ہے۔

④ سودی نظام کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد فأذنوا بحرب من اللہ ورسولہ سے ڈرتے ہوئے اس لعنت کا خاتمہ کیا جائے، بینکاری اور انشورنس کے بارے میں نظریاتی کونسل کی رپورٹوں سے استفادہ کیا جائے۔

⑤ شق نمبر 20 کہا گیا ہے کہ ایکٹ میں شامل کسی بھی جز کے باوجود آئین کے تحت عورتوں کے دیئے جانے والے کوئی بھی حقوق نظر انداز نہیں ہوں گے۔"

جب قرآن وسنت کو سپریم لاء تسلیم کیا گیا ہے تو اس استثناء کا کیا مطلب؟ اسلام نے عورتوں کو جو حقوق دیئے ہیں وہ دنیا کے کسی بھی قانون نے نہیں دیئے۔

⑥ شق نمبر 22 دفعہ ب میں فحاشی، غیر اخلاقی اور دیگر سماجی برائیوں کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔

شریعت بل کی منظوری کے بعد اسلام آباد سے ایک چینل سی این این شروع کیا گیا ہے جو چوبیس گھنٹے جاری رہتا ہے اور دنیا بھر کی فحش فلمیں دکھا کر فحاشی کو فروغ دے رہا ہے۔ اس چینل کو فوری طور پر بند کیا جائے۔

⑦ ارشاد ربانی: الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و آتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر کے مطابق نظامِ صلوٰۃ جاری کیا جائے جو اسلامی اسٹیٹ کے سربراہ کی اولین ذمہ داری ہے۔ اسی طرح نظامِ زکوٰۃ میں پائی جانے والی خامیوں کی اصلاح کی جائے۔

⑧ عائلی قوانین کی غیر اسلامی دفعات کو ختم کیا جائے، شرعی طور پر ایک عورت کو طلاق دے دی جاتی ہے لیکن عائلی قوانین کی بنا پر مردوزن حسب سابق میاں بیوی کی حیثیت سے رہتے ہیں۔

⑨ صدر اور وزیر اعظم سمیت کوئی بھی شخصیت قانون سے بالاتر نہیں ہونی چاہیے۔

میدانِ بدر میں حضرت سواد بن غزیہ بدلہ لینے کا مطالبہ کرتے ہیں تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سینہ پیش کر دیتے ہیں ــــــ حضرت فاروق اعظم سے ایک عام آدمی برسرِ مجلس مطالبہ کرتا ہے کہ اس بات کی وضاحت کریں کہ مال غنیمت میں سے ہر شخص کی طرح آپ کو بھی ایک چادر ملی تھی تو آپ کا یہ کرتہ کیسے بن گیا؟ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پہلے مطمئن کیا پھر خطبہ دیا۔

(۱۰) وزیراعظم نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ہم شریعت بل بھی پیش کریں گے اور آئین میں ترمیم بھی پاس کریں گے لیکن آج تک وہ ترمیم پیش نہیں کی گئی۔

(۱۱) آخر میں یہ بھی عرض کردوں کہ شریعت بل کے سلسلے میں ووٹنگ کے موقع پر جمعیت علماء پاکستان (نورانی گروپ) کے پارلیمانی بورڈ نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا حالانکہ تعاونوا علی البر والتقوی کے مطابق انہیں حصہ لینا چاہیے تھا۔ البتہ جن شقوں سے اختلاف تھا ان کے بارے میں اختلافی نوٹ دیا جا سکتا تھا۔

(۱۲) کسی بھی قانون کے اعلان کا فائدہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسے عملی طور پر نافذ نہ کیا جائے، اس لئے حکومت کو عملی نفاذ کی فکر کرنی چاہیے۔